



سوال

(241) اجتماعی دعا فرض نمازوں کے بعد یا نماز تراویح کے بعد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اجتماعی دعا فرض نمازوں کے بعد یا نماز تراویح کے بعد کے متعلق روایتیں درایہ وروایت صحیح ہیں یا نہیں یہ احادیث مولانا محمد اسحاق صاحب شاہد نے اجتماعی دعا کے ثبوت کے سلسلہ میں پیش کی ہیں؟

پہلی دلیل: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بھجھا گیا کہ کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد (مشکوٰۃ شریف ص 89 ترمذی شریف)

دوسری دلیل:

«عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارَفَعَ قَوْمٌ أَكْفَنَهُمْ إِلَىٰ عَزَّوَجَلَّ سَأَلُوا شَيْئًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَىٰ عَزَّوَجَلَّ» (الحدیث رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ ثقات کلمم مجمع الزوائد)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم اپنی ہتھیلیوں کو سوال کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھاتی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں میں وہ چیز رکھتا ہے جس کا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے۔

میرے بھائی اس حدیث کو غور سے پڑھنے اور لفظ قوم پر دھیان کیجئے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اجتماعی دعا کرنی چاہیے قوم میں ایک آدمی یا دو آدمی نہیں ہوتے قوم کثیر لوگوں پر بولا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث طبرانی کبیر میں ہے اور مجمع الزوائد میں بھی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تیسری دلیل:

«عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارَفَعَ قَوْمٌ أَكْفَنَهُمْ إِلَىٰ عَزَّوَجَلَّ سَأَلُوا شَيْئًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَىٰ عَزَّوَجَلَّ» (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی کٹھے ہو کر دعا نہیں کرتے کبھی بھی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹائے گا اس حدیث کو غور سے پڑھنے اس میں بھی تین آدمی کے اجتماع کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ حدیث بیہقی شعب الایمان میں ہے۔

چوتھی دلیل:

«إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَصَنَّمَهَا وَقَالَ أَمَىٰ دَعَا» (کتاب الزاہد والرقائق ص 405)

ترجمہ: یعنی رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر رکھتے اور دعا کرتے یا درکھیں دعا مانگتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا چاہیے جو علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں وہ سنت رسول کے خلاف ہے اور بالکل غلط ہے۔



پانچویں دلیل: علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے ساتھ ان کا یہ واقعہ مستقول ہے کہ طلوع فجر کے وقت صبح کی اذان کسی گئی۔ حضرت علاء صحابی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز کو پورا کر لیا یعنی نماز سے فارغ ہوئے ”وَنُصِبَ فِي الدُّعَاءِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ النَّاسُ مِثْلَهُ“

یعنی حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے اور تمام لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اس حدیث کو بھی بار بار پڑھیں تو اس واقعہ سے اور صحابہ کرام کے عمل سے یہی پتہ چلے گا کہ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا مانگنی چاہیے۔

جو حضرات اس کو بدعت کہتے ہیں یا لوگوں کو دعا کرنے سے منع کرتے ہیں وہ درحقیقت جاہل ہیں اور بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہیں۔

وَقَالَ زَيْدُكَمُ دُعَاؤُهُمْ حَبَّ لَكُمْ إِنَّ لَذَيْنِ يَدَيْهِ نَكَدَ هِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيِّدٌ خُلُونِ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ --سورة غافر 60

”اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے“

اس آیت کا ترجمہ پڑھیں۔ پھر تو یہ کہیں کہ آئندہ کسی کو اجتماعی دعا کرانے سے نہیں روکو گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

میں نے مولانا محمد اسحاق صاحب شاہد امام چھوٹی مسجد اہل حدیث جوڑیا بازار کراچی کا تحریر کردہ تبلیغی سلسلہ نمبر ۱۰ بجور پڑھا انہوں نے اس میں بزعم خود پانچ دلیلیں پیش فرمائی ہیں نیچے پہلے محل نزاع کو متعین کیا جاتا ہے پھر ان پانچ دلائل کا جائزہ پیش کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محل نزاع کا تعین: فرضی نمازوں کے بعد ذکر اور دعا کرنے میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کیونکہ فرضی نمازوں کے بعد ذکر اور دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کے قول اور عمل سے ثابت ہے جیسا کہ کتب حدیث کے مطالعہ سے واضح ہے نزاع و اختلاف ہے تو فرضی نمازوں کے بعد دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے میں ہے۔

دلائل کا جائزہ: جناب شاہد صاحب کی پیش کردہ پہلی دلیل میں فرضی نمازوں کے بعد دعا کے قبول ہونے کا تذکرہ ہے اور ہم تسلیم کرتے ہیں واقعی فرضی نمازوں کے بعد دعا کے قبول ہونے کا وقت ہے اور ہم خود فرضی نمازوں کے بعد دعا کرتے ہیں اور کیوں نہ کریں جب کہ رسول اللہ ﷺ سے فرضی نمازوں کے بعد دعا کرنا ثابت ہے اور اس میں نزاع و اختلاف بھی نہیں رہا ہاتھ اٹھانا تو اس کا اس دلیل میں ذکر تک نہیں تو المختصر جو چیز محل نزاع تھی اس کا تو اس دلیل میں ثبوت نہیں اور جس چیز کا اس دلیل میں ثبوت ہے وہ محل نزاع ہی نہیں۔

دوسری دلیل میں ہاتھ اٹھانے کا ثبوت تو ہے مگر اس میں فرضی نمازوں کے بعد کی تخصیص نہیں یہ دلیل تو اذان اور تکبیر کے درمیان فرضی نمازوں سے قبل دعا کرنے مسجد میں داخل اور اس سے خارج ہوتے وقت دعا کرنے اور گھر میں داخل اور اس سے خارج ہوتے وقت دعا کرنے پر بھی چسپاں ہوتی ہے تو کیا جناب شاہد صاحب اور ان کے ہمنوا ان مقاموں پر بھی ہاتھ اٹھاتے ہیں آخر کیوں وہ ان مقاموں پر ہاتھ اٹھانے کو فرضی نمازوں کے بعد والی دعا میں ہاتھ اٹھانے والی حیثیت نہیں جیتے؟ جبکہ دلیل دونوں دعاؤں پر یکساں



چسپاں ہو رہی ہے اگر وہ فرمائیں ان مقاموں پر ہاتھ اٹھانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں تو فرضی نمازوں کے بعد بھی ہاتھ اٹھانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

تیسری دلیل کا جائزہ دوسری دلیل کے جائزہ کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ چوتھی دلیل شاہد صاحب نے کتاب الزہد والرقائق ص ۴۰۵ کے حوالہ سے ذکر کی ہے یہ کتاب ہمارے ہاں موجود نہیں لہذا شاہد صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس دلیل کی سند اصل کتاب سے نوٹ فرما کر ہمیں بھیجیں تاکہ پتہ چل سکے یہ روایت صحیح بھی ہے یا نہیں۔ پانچویں دلیل کا انہوں نے سرے سے کوئی حوالہ ہی نہیں دیا پھر وہ مرفوع بھی نہیں لہذا ان سے اپیل ہے کہ اس کا حوالہ لکھیں۔ ایک آیت **وَقَالَ رَبُّنَّحْمُ اذْغُوخِ** بھی لکھی ہے اس میں صرف دعا کرنے کا حکم ہے جس کے ہم بفضلہ تعالیٰ قائل و عامل ہیں یہ ہاتھ اٹھانے کی دلیل نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج 1 ص 209

محدث فتویٰ